مولانا راشد الحق سمیع

توہین رسالتؐ ایکٹ اور
غازی ممتاز قادری شہید کے حوالے سے ایک اہم تحریر

(الحق: دسمبر ۲۰۱۰ء)

صلیبیت ودہشت کا علمبردار مغرب وامریکہ گزشتہ کئی برسوں سے اسلام اور محسن انسانیت ﷺ کے خلاف ہر محاذ پر اپنی سازشیں، نفرتیں اور جنگیں لڑ رہا ہے لیکن مقامِ شکرو امتنان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی نصرت کے باعث ہر محاذ، ہر موڑ اور ہر گام پر ان کی تمام سازشیں اور رکاوٹیں ایک ایک کر کے ناکام ونامراد ہو رہی ہیں۔ان کے تمام مُہرے' پیادے بری طرح پٹ رہے ہیں۔لندن اور واشنگٹن میں آئے روز عیسائیت کی ناکامیوں پر''شامِ غریباں'' بجتی ہے اور ویٹیکن میں پوپ بینی کٹ روز اپنی نامرادیوں کی سولی پہ چڑھتا ہے کہ مسلمانوں کے زنگ آلودہ وپژمردہ دلوں سے کیسے محمد عربی ﷺ کی محبت اور عشق کو مٹایا جائے۔ان کے دلوں سے نہ توہین آمیز خاکوں کے ذریعے عظمتِ رسول گھٹائی جاسکی اور نہ ہی عصر حاضر کی مغرب آلودہ زہریلی ہوا مسلمانوں کے عشق ومحبت کی فروزاں شمعوں کو بجھا سکی۔

پوپ کا توہین رسالت ایکٹ اور گورنر پنجاب کے قتل کی مذمت کے متعلق تازہ بیان بھی اس بات کی کھل کر غمازی کر رہا ہے کہ ویٹیکن کے گرجے میں ماتمی دھنیں اور افسوس کے گھنٹے بجنے شروع ہو گئے ہیں۔اندازہ لگایئے! کہ پاکستانی قوم کی ذرا سی بیداری اور غازی قادری کی ضرب حیدری کے گھاؤ کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہیں۔سارا عالم عیسائیت امریکہ اور پوپ ان دنوں ہذیانی کیفیت سے دوچار ہیں کیونکہ ان کی نیو میلینئم کیلئے بُنی گئیں ساری سازشیں اور ان کے مسلط کردہ حکمرانوں کی کوششیں ایک مردِ قلندر کے وار اور قوم کی پکار کے باعث تارِ عنکبوت ثابت ہو گئی ہیں۔

پاکستان میں قانونِ تحفظ ناموس رسالت ایکٹ کے خلاف نام نہاد لبرل طبقے اور امریکہ کے پالتو حکمرانوں کے پیٹ میں وقفے وقفے سے درد اٹھتا رہتا ہے کہ کسی نہ کسی طور پر اس قانون کو ضیاء الحق کا قانون

قرار دے کرختم کیا جائے تاکہ امریکہ اور مغرب جوتحفظ ناموس رسالت ایکٹ کو پاکستان میں اپنے عزائم کی تکمیل کیلئے بڑی رکاوٹ سمجھتے ہیں' کوخوش وراضی کیا جاسکے۔لیکن اس سرپھری قوم کا کیا کیا جائے جو ہزاروں اختلافات اورقسم قسم کے فروعی وسیاسی ومسلکی تنازعات اور جھگڑوں میں ہروقت بٹی رہتی ہے لیکن جب بھی ناموس رسالت مآب ﷺ کا ذکر آتا ہے تو یہ بکھری پریشاں حال اورٹوٹی تسبیح کے دانوں کی مانند تتر بتر ملت مرحومہ کے تنِ شکستہ میں وہ قوت' حمیت' غیرت اور زندگی کی وہ توانائیاں اور ایمان کی حلاوتیں اور عشق رسول ﷺ کی لذتیں آنِ واحد میں یکجا ہوجاتی ہیں اور یہ مضبوطی میں ایک سیسہ پلائی ہوئی چٹان اور بلندیوں میں آسمان کی مانند ہوجاتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک ایسا لشکر جرار حکمرانوں اور دنیا کے سامنے نظر آنے لگتا ہے جسکے سامنے مغرب اورعیسائیت اور تمام عصر حاضر کی استعماری قوتیں لرزہ براندام نظرآتی ہیں۔

گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے ساتھ گزشتہ دنوں خود اس کے اپنے باڈی گارڈ جناب غازی ملک ممتاز قادری نے جو کچھ کیا وہ حالات وواقعات کے عین مطابق ہوا کیونکہ جس طرح گورنر پنجاب نے امریکی اورصدارتی ایماء اورنشہ اقتدار میں جھوم کر توہین رسالت ایکٹ کی مخالفت میں نہ صرف اسے کالا قانون قرار دیا (العیاذ باللہ) بلکہ اس طرح پاکستان کے متفقہ قانون اوراس کے عدالتی نظام کا تمسخر بھی بار بار اڑاتا رہا اور اس طرح اس موضوع کے حوالے سے ملک کے تمام دینی وسیاسی جماعتوں وتنظیموں کی بار بار یاددہانیوں اور نصیحتوں کواس نے واشگاف الفاظ میں اپنے جوتے کی نوک پر مسلنے کا اعلان بھی کرتا رہا تو قدرت نے بھی اسے ایسی بری طرح سے مَسلا کہ تاریخ میں یہ ایک عبرت کی مثال بن گیا ہے۔گورنر پنجاب نے یہ ہلاکت 'ذلت ورسوائی کا راستہ اپنے ہاتھوں سے کھودا اور عیسائیوں کی خوشنودی 'اپنے مجازی آقاؤں کی آشیرباد حاصل کرنے واقتدار کے دوام کیلئے وہ اس حد تک چلا گیا تھا جہاں ہرقدم پر اسے قدرت اور پاکستانی عوام اور غلامان مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھوں نقصان پہنچنے کا قوی امکان تھا لیکن اسے کعب بن اشرف، مسیلمہ کذاب، راجپال، سلمان رشدی اور ملعونہ تسلیمہ نسرین اور (عاصیہ) آسیہ کے جہنمی قافلہ کا شریک سفر ہرحال میں بننا تھا۔لہٰذا قدرت اورغلامان مصطفیٰ ﷺ نے بھی اس میں زیادہ دیر کرنا مناسب نہ سمجھی۔کیونکہ مرنے سے تین دن پہلے لاہور کی ایک تقریب میں اس نے ایک طالب علم کے سوال اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ (الحجر:۹۵) (تیرا ہنسی مذاق اڑانے والوں کیلئے ہم خود ہی کافی ہیں) کے جواب میں کہا کہ "ٹھیک ہے جب اللہ کافی ہے تو پھر قانون رسالت کوتحفظ کی کیا ضرورت ہے؟ یہ معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں......" اور پھر ٹھیک تین دن بعد ہی قدرت نے تمسخر اور مخالفت کرنے والے حکمران سے خود بدلہ لے لیا کیونکہ جب خداوند جبار

وقہار کی غیرت کو للکارا جائے گا اور ناموس رسالت ﷺ کے ایکٹ پر پھبتیاں کسی جائیں گی اور ختم المرتبت محسن انسانیت حضور اقدس ﷺ کی ذات اقدس پر سزا یافتہ عیسائی مجرمہ کو ترجیح دی جائے گی' عدالت اور قانون کا مذاق اڑایا جائے گا' کروڑوں ہم وطن مسلمانوں کی دل آزاری کی جائے گی اور بار بار شر انگیز بیانات کی صورت میں مسلسل اشتعال انگیزی کر کے عملی انتہا پسندی کا مظاہرہ کیا جائے گا تو اس کا حشر بھی حشر سے پہلے دنیا نے دیکھ لیا ہے۔

تو منکر قانونِ مکافاتِ عمل تھا
لے دیکھ تیرا عرصہ محشر بھی یہیں ہے

اس وقت صورتحال یہ ہے کہ سترہ کروڑ عوام توہین رسالت ایکٹ کے تحفظ کیلئے ممتاز قادری کے راستے پر مر مٹنے کیلئے تیار بیٹھے ہیں اور وہ ممتاز قادری کو قانونی تحفظ دینے کیلئے ایک ہیں۔وہ اسے عہد حاضر کا غازی علم الدینؒ شہید اور عامر چیمہ شہید کے مرتبے پر فائز سمجھتے ہیں۔پانچ سو وکلاء اسکے کیس کی پیروی کیلئے صف بستہ کھڑے ہیں کیونکہ اگر گورنر پنجاب شاتم رسول آسیہ کی حمایت میں اسلامی اور پاکستانی قوانین کی دھجیاں اڑاتا ہے اور اسکی جاں بخشی و رحم کی اپیل صدر مملکت سے کرتا ہے تو اس ''قاتل'' قادری کی حمایت' رہائی کی تحریک اور گل پاشیاں کرنا بھی کوئی جرم نہیں۔

سلام اس ذاتؐ پر جس کے پریشاں حال دیوانے
سنا سکتے ہیں اب بھی خالدؓ و حیدرؓ کے افسانے

(الحق: اداریہ: ماہ دسمبر ۲۰۱۰ء)

نوٹ: ماہنامہ الحق کی آئندہ ماہ خصوصی اشاعت

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا سید شیر علی شاہ مدنی

حیات وخدمات نمبر

الحمدللہ عالم اسلام کے عظیم مفسر اور دارالعلوم حقانیہ کے جید شیخ الحدیث کی حیات وخدمات پر آئندہ ماہ ایک عظیم الشان خصوصی نمبر منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہو رہا ہے، جس میں حضرت شیخ مرحوم کی حیات وخدمات، علم وفضل، حق گوئی وبیباکی، تصنیفی وتالیفی کاوشیں، جہادی دعوتی تدریسی کارنامے، ذوق شعر وادب، ردِ فرق باطلہ، سیاسی جدوجہد وغیرہ کے وقیع عنوانات پر مبنی ہے۔ پاکستان اور بیرون ملک کے اصحاب علم ودانش اور ارباب قلم کے حضرت شیخ کو خراج عقیدت پر بہترین تاریخی، سیاسی اور مذہبی دستاویز کا مجموعہ ہے۔قارئین الحق اس کے حصول کے لئے ابھی سے ناظم الحق سے رابطہ فرمائیں۔